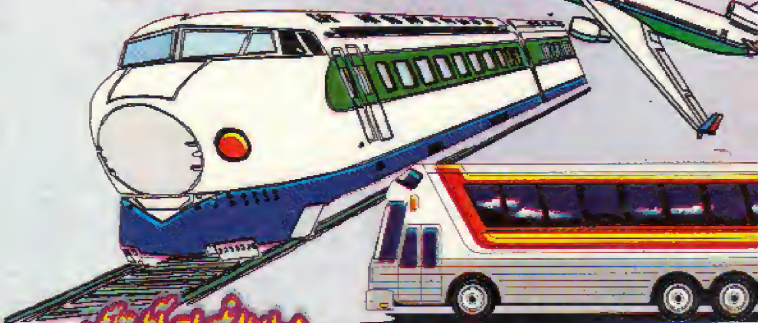
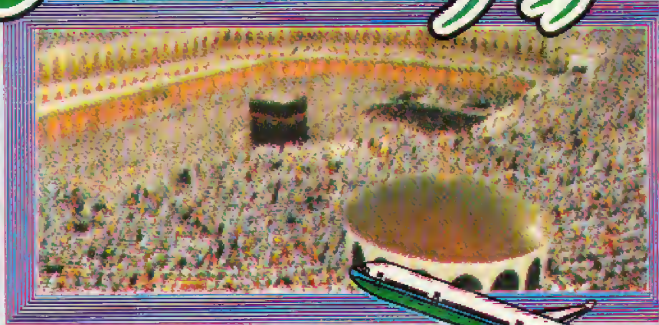


حج و عمرہ نماز کے مسائل



مولانا امین احمد قادری



مکتبہ خلیل

یوسف مارکیٹ عرفی سٹریٹ اردو بازار لاہور

چند باتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اکثر و بیشتر مسلمانوں کو قصر نماز کے مسائل کا علم نہیں ہے جس کی وجہ سے مسافر نمازیوں کو کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بعض مقامات پر مسئلہ بتانے والا کوئی نہیں ملتا جس سے نماز کی ادائیگی مشکل ہو جاتی ہے۔

اس ضرورت کے پیش نظر قصر و سفر نماز کے تعلق سے چند ضروری مسائل سپرد قلم کر دیئے ہیں جو کل ہند ترویج تعلیم کونسل کے جملہ مقاصد میں سے ایک مقصد ہے تاکہ علم دین کی اشاعت ہو اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مسائل کا علم حاصل ہو۔ نیز ربانی بکڈپونے کتاب کی مزید اہمیت و افادیت کی غرض سے حوالجات کا کام بھی انجام دیا ہے تاکہ اصحاب ذوق حضرات کو اصل کتاب دیکھنے میں کوئی دشواری پیش نہ آئے۔

اللہ کے فضل و کرم سے یہ کتاب مرتب ہوئی اور اب الحمد للہ ربانی بکڈپونے کے تعاون سے یہ کتاب منظر عام پر آگئی ہے۔

قارئین سے گزارش ہے کہ مرتب اور معاون کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

انیس احمد آزاد قاسمی بلگرامی

صدر کل ہند ترویج تعلیم کونسل و چیف ایڈیٹر ماہنامہ تنویر حرم دہلی

صفحہ نمبر

نمبر شمار

- ۱۔ شرعی مسافر کے کہتے ہیں۔ ۷
- ۲۔ پرانے شہر سے نئے شہر کے لئے قصر کرنے کا حکم ۷
- ۳۔ مسافت سفر کہاں سے شمار کی جائیگی ۷
- ۴۔ قصر کن نمازوں میں ہے۔ ۸
- ۵۔ کیا قصر نماز صرف پہلے لوگوں کے لئے تھی۔ ۸
- ۶۔ قصر نماز کی شروعات کہاں سے ہوگی۔ ۸
- ۷۔ اگر ریلوے اسٹیشن یا بس اڈے پر نماز کا وقت ہو جائے۔ ۹
- ۸۔ اگر ریلوے اسٹیشن یا بس اڈے پر نماز نہیں پڑھی۔ ۹
- ۹۔ اگر کسی بستی میں یہو نچنے کے مختلف راستے ہوں۔ ۹
- ۱۰۔ بستی سے باہر نکل کر کسی جگہ پندرہ دن قیام کی نیت کر لی۔ ۱۰
- ۱۱۔ منزل مقصود پر پہو چکر نماز کس طرح پڑھیں۔ ۱۰
- ۱۲۔ جس مقام پر پہو نچے ہوں اگر وہ اپنا وطن ہو۔ ۱۰
- ۱۳۔ قدیم آبائی وطن۔ ۱۱
- ۱۴۔ جہاں صرف زمین یا مکان ہو وطن اصلی نہیں ۱۱
- ۱۵۔ سسرال کا حکم۔ ۱۲
- ۱۶۔ عورت کیلئے اصلی وطن کون سا ہے۔ ۱۲
- ۱۷۔ طالب علم اور دارالاقامہ (ہاسٹل) ۱۲
- ۱۸۔ مسافر نے حالت نماز میں اقامت کی نیت کر لی۔ ۱۳
- ۱۹۔ دعوت و تبلیغ کیلئے نکلنے والی جماعتوں کا حکم۔ ۱۳

- ۲۰۔ پندرہ دن سے کم دنوں کی متعدد بار نیت کی۔ ۱۴
- ۲۱۔ اگر ایک شہر ۷۷ کلو میٹر سے زائد رقبے میں پھیلا ہو۔ ۱۵
- ۲۲۔ وطن اقامت سے کسی اور مقام پر سفر کرنے کا حکم۔ ۱۵
- ۲۳۔ اگر کوئی مسافر اول وقت نماز نہ پڑھ سکا اور وقت کے اندر ہی اپنی بستی میں داخل ہو گیا۔ ۱۵
- ۲۴۔ اگر بستی میں داخل ہونے سے پہلے قصر نماز پڑھ لی اور اس نماز کے وقت کے اندر ہی بستی میں داخل ہو گیا۔ ۱۶
- ۲۵۔ حج و عمرہ کیلئے جانے والوں کیلئے مکہ، منیٰ عرفات میں کیا حکم ہے۔ ۱۶
- ۲۶۔ مکہ پہنچنے کے بعد حج سے قبل مدینہ منورہ کی روداگلی۔ ۱۷
- ۲۷۔ دو الگ الگ مقامات پر پندرہ دن قیام کی نیت۔ ۱۷
- ۲۸۔ سفر کی قضا نمازیں وطن میں۔ ۱۸
- ۲۹۔ وطن کی قضا نہیں سفر میں۔ ۱۸
- ۳۰۔ موٹر گاڑی ٹرین یا ہوائی جہاز کے ڈرائیور کی نماز کا حکم۔ ۱۸
- ۳۱۔ بس، ٹرین اور ہوائی جہاز میں نماز۔ ۱۸
- ۳۲۔ بس، ٹرین میں بہت بھیڑ ہو تو کیا کریں۔ ۱۹
- ۳۳۔ بس، ٹرین یا جہاز کی سیٹوں پر نماز کا حکم۔ ۱۹
- ۳۴۔ اگر گاڑی ربح قبلہ سے پھر جائے۔ ۱۹
- ۳۵۔ سفر میں نوافل۔ ۱۹
- ۳۶۔ سفر میں سنن مؤکدہ۔ ۲۰
- ۳۷۔ اگر سفر میں قصر کے بجائے اتمام کرے۔ ۲۰

- ۲۰۔ ۳۸۔ اگر غلطی سے اتمام کر لیا اور نماز ہی میں یاد آ گیا۔
- ۲۰۔ ۳۹۔ اگر مسافر نے قصر کی بجائے چار رکعت پڑھ لیں اور غلطی سے قعدہ اولیٰ بھی نہ کیا۔
- ۲۱۔ ۴۰۔ مسافر امام کی جماعت اور مقیم مقتدی۔
- ۲۱۔ ۴۱۔ مسافر اگر مقیم امام کی اقتدار میں نماز ادا کرے۔
- ۲۱۔ ۴۲۔ مسافر اگر امامت کرے۔
- ۲۱۔ ۴۳۔ مسافر امام کے سلام کے بعد مقیم مقتدی کسی طرح نماز پوری کرے۔
- ۲۲۔ ۴۴۔ اگر مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی کو صرف ایک رکعت ملی ہو۔
- ۲۲۔ ۴۵۔ اگر مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی کو صرف قعدہ ملا ہو۔
- ۲۳۔ ۴۶۔ اگر مسافر نے مقیم امام کے پیچھے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔
- ۲۳۔ ۴۷۔ اگر مسافر امام کے پیچھے کچھ مقیم مقتدی ہوں اور کچھ مسافر مقتدی ہوں اور امام نے چار رکعت نماز پڑھا دی۔
- ۲۴۔ ۴۸۔ اگر کسی مسافر امام نے جان بوجھ کر چار رکعت نماز پڑھا دی۔
- ۲۴۔ ۴۹۔ خانہ بدوشوں کی نماز
- ۲۵۔ ۵۰۔ اگر بری نیت یا غلط کام کے لئے سفر کرے تو قصر کا حکم
- ۲۵۔ ۵۱۔ ریل گاڑی کے پانی کا حکم
- ۲۵۔ ۵۲۔ سفر میں قبلہ کا حکم
- ۲۵۔ ۵۳۔ اگر سفر میں جمعہ آجائے تو کیا حکم
- ۲۷۔ ۵۴۔ سفر کے متعلق چند مخصوص دعائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال — شریعت نے کس مسافر کو قصر نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے؟

جواب — جو شخص اپنے وطن سے کم از کم ۷۷ کلو میٹر سفر کرنے کا ارادہ

کرے اور اپنی بستی سے باہر نکل جائے تو شریعت نے اسے دوران سفر قصر نماز ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔
(آپ کے مسائل ج ۲ ص ۷۹ ص ۳)

سوال — ایک شخص پرانے شہر سے سفر کر رہا ہے اور جس جگہ جا رہا ہے وہ

جگہ پرانے شہر سے ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد ہے لیکن نئی آبادی سے وہ جگہ ۷۷ کلو میٹر سے کم ہے اب یہ شخص جو پرانے شہر سے سفر کر رہا ہے مسافر مانا جائے گا یا نہیں؟

جواب — چونکہ یہ شخص پرانے شہر سے سفر کر رہا ہے اور پرانے شہر سے

وہ جگہ مسافت سفر کے برابر ہو جاتی ہے لہذا ایسا شخص مسافر مانا جائے گا اور سفر

کے احکام لاگو ہونگے البتہ نئی آبادی سے آگے بڑھنے کے بعد قصر کرے گا اس

سے پہلے قصر کرنا جائز نہیں اور اگر نئی آبادی سے سفر شروع کر رہا ہے تو ایسا شخص

مسافر نہیں ہوگا کیونکہ اس کا سفر مسافت سفر کی مقدار سے کم مسافت کا ہو رہا ہے

اور ایسا شخص مسافر نہیں بنتا۔
(احکام مسافر ص ۶۸)

سوال — ایک شہر کافی بڑا ہے اگر کوئی شخص وہاں سے سفر کرے تو مسافت

سفر نئے سرے سے مانی جائے گی یا پرانے شہر سے یا بس اسٹینڈ سے یا جس جگہ سے

اس شخص کا سفر شروع ہو رہا ہے؟

جواب — جس جگہ سے یہ شخص سفر شروع کر رہا ہے وہاں سے مسافت

سفر شمار کی جائے گی اس لئے کہ مسافت کہتے ہیں (جائے سیر) یعنی چلنے کی جگہ کو۔

لہذا یہ شخص جہاں سے چل رہا ہے وہاں سے مسافت سفر شمار کی جائے گی۔ کسی دوسری جگہ سے نہیں۔ (کفایۃ المفتی ص ۳۵۳ ج ۱، ۲ مسافر ص ۶۷)

سوال — قصر کن کن نمازوں میں ہے؟

جواب — ظہر، عصر اور عشاء کے چار چار فرضوں میں قصر کا حکم ہے یعنی ان نمازوں کی چار رکعتوں کی جگہ صرف دو رکعت ادا کی جائیں گی۔ باقی کسی اور نماز میں قصر نہیں۔ نہ سنتوں اور نوافل میں، نہ فجر اور مغرب میں اور نہ ہی وتر میں۔

(فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ص ۱۶۳ ا ل ا ب د م نہ شرح اردو ص ۳۴)

سوال — کیا قصر کا حکم صرف اس زمانے میں تھا جب لوگ پیدل سفر کیا کرتے تھے اور سفر کی پریشانیاں اور صعوبتیں برداشت کیا کرتے تھے۔ یا آج کے اس تیز رفتار دور میں قصر کا حکم ہے جب کہ مہینوں کا سفر گھنٹوں میں طے ہو رہا ہے اور سفر میں تمام جدید سہولیات بھی فراہم ہوتی ہیں؟

جواب — قصر نماز کا تعلق سفر کی مشقت یا آرام سے نہیں ہے بلکہ قصر نماز کا دار و مدار سفر کی مسافت پر ہے پس اگر وہ سفر ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت کا ہے تو قصر نماز ادا کی جائے گی۔ یہ سفر خواہ سست رفتار سواری سے طے کیا جائے یا تیز رفتار سواری سے آرام سے یہ سفر طے ہو یا پریشانیوں سے سفر کی تمام جدید سہولیات میسر ہوں یا نہ ہوں بہر حال ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت کا اگر سفر ہے تو قصر کا حکم ہے۔ اس سے کم مسافت کے سفر میں قصر کا حکم نہیں بلکہ پوری نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۲ ص ۲۶۶)

سوال — قصر نماز کی شروعات کہاں سے ہوگی۔ آیا ۷۷ کلو میٹر کا سفر طے ہونے کے بعد قصر کا حکم نافذ ہوگا یا صرف اتنی مسافت کا سفر کرنے کی

نیت سے ہی قصر کا حکم جاری ہوگا۔

جواب — قصر کا تعلق نیت سے ہے اور اس کی شرط یہ ہے کہ اپنی بستی

سے باہر نکل جائے۔ یعنی اگر ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت طے کرنے کا ارادہ ہے اور اس ارادے سے اپنی بستی سے باہر نکل گئے تو قصر کا حکم نافذ ہو جائے گا خواہ چند کلو میٹر ہی سفر طے کیا ہو۔ (فتاویٰ رحمیہ ج ۱ ص ۲۳۸)

سوال — اگر کوئی شخص ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت کا سفر طے

کرنے کی نیت سے اپنے گھر سے نکلا اور اپنے شہر کے ریلوے اسٹیشن یا بس اڈے پر نماز کا وقت ہو گیا تو کیا حکم ہے قصر کرے یا پوری نماز پڑھے؟

جواب — اپنے شہر کے ریلوے اسٹیشن یا بس اڈے پر پوری نماز پڑھیں

گے قصر نہیں کر سکتے۔ (احکام مسافر ص ۶۹)

سوال — اگر کوئی شخص اپنے شہر کے ریلوے اسٹیشن یا بس اڈے پر

پہنچا اور مثلاً عصر کی نماز کا وقت ہو گیا مگر ریلوے اسٹیشن یا بس اڈے پر اس نے یہ نماز نہیں پڑھی پھر ٹرین یا بس میں بیٹھ گیا اور وہ ٹرین یا بس بستی سے باہر نکل گئی تو اس نماز کے بارے میں کیا حکم ہے۔ قصر کرنے یا پوری پڑھے؟

جواب — عصر کی یہ نماز قصر کر کے پڑھے لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ

گاڑی جب بستی سے باہر نکلی ہو تو عصر کی نماز کا وقت باقی ہو اور اگر بستی سے باہر نکلنے سے پہلے ہی عصر کی نماز کا وقت ختم ہو گیا تو پھر عصر کی یہ نماز پوری پڑھے۔

اب اس نماز میں قصر کی اجازت نہیں۔ (احکام مسافر ص ۱۳۳)

سوال — اگر کوئی شخص کسی ایسی جگہ جانے کا ارادہ کرے جہاں تک

پہنچنے کے مختلف راستے ہوں۔ ایک راستہ تو ایسا ہو کہ اگر اس پر چلے تو ۷۷ کلو

میٹریا اس سے زائد مسافت طے ہوگی اور دوسرے راستے ایسے ہوں جن کی مسافت ۷۷ کلو میٹر سے کم ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب — جس راستے سے سفر کیا جائے گا وہی راستہ معتبر ہوگا۔ پس اگر

اس راستے سے سفر کیا جائے جس کی مسافت ۷۷ کلو میٹریا اس سے زائد ہے تو قصر کا حکم ہوگا اور اگر وہ دوسرے راستوں پر سفر کیا جن کی مسافت ۷۷ کلو میٹر سے کم ہے تو پوری نماز پڑھنے کا حکم ہے قصر کی اجازت نہیں۔ (احکام مسافر ص ۶۹)

سوال — ۷۷ کلو میٹریا اس سے زائد سفر طے کرنے کے ارادے سے ایک

شخص اپنی بستی سے باہر نکلا اور راستے میں کسی مقام پر ٹھہرنے کا ارادہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب — اگر وہاں پندرہ دن سے کم قیام کا ارادہ ہے تو قصر کرے اور اگر

پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کا ارادہ ہے تو پوری نماز پڑھے پھر جب اس مقام سے آگے سفر شروع کرے تو یہ دیکھا جائے گا کہ جہاں یہ جا رہا ہے وہ جگہ اس مقام سے کتنی دور ہے پس اگر وہ جگہ اس مقام سے ۷۷ کلو میٹریا اس سے زیادہ ہے تو پھر یہ شخص شرعی مسافر بن جائے گا اور قصر نماز ادا کرے گا اور اگر وہ جگہ اس مقام سے ۷۷ کلو میٹر کم ہے تو یہ شخص پوری نماز پڑھے گا۔ (عمدۃ المفہوم ج ۳ ص ۳۱۵)

سوال — ایک شخص ۷۷ کلو میٹریا اس سے زائد مسافت طے کرنے کے

بعد اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا اس کے لئے قصر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب — اگر وہ منزل مقصود اپنا وطن اصلی یا وطن اقامت نہیں ہے

اور وہاں پندرہ دن سے کم قیام کا ارادہ ہے تو قصر نماز ادا کرے۔ اور اگر وہاں پندرہ

دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو پوری نماز پڑھے۔ (عمدۃ المفہوم ج ۳ ص ۳۱۵)

سوال — شرعی مسافت طے کرنے کے بعد جس مقام پر پہنچے ہیں

اگر وہ اپنا وطن اصلی یا وطن اقامت ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب — وطن اصلی یا وطن اقامت میں پہنچتے ہی قصر کا حکم ختم ہو

جائے گا اور پوری نماز ادا کرنا ضروری ہے۔ (آپ کے مسائل ج ۲ ص ۳۸۱)

سوال — کسی شخص نے اپنے آبائی وطن سے کوچ کر کے کسی اور مقام

پر سکونت اختیار کر لی ہے اور ان دونوں جگہوں سے ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت ہے تو جب یہ شخص سکونت کے مقام سے اپنے آبائی وطن میں جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب — اگر اس آبائی وطن میں اس کی کچھ زمین جائیداد یا کوئی کرایہ

کی جگہ ہے اور اس نے وہاں سے ہمیشہ کے لئے سکونت ختم کرنے کا ارادہ نہیں کیا ہے تو اس آبائی وطن میں پہنچتے ہی قصر کا حکم ختم ہو جائے گا اور وہاں پوری نماز پڑھنا ضروری ہوگا۔ اور اگر اس آبائی وطن میں نہ تو اس کی کچھ زمین جائیداد ہو اور نہ ہی کرایہ کا کوئی مکان ہو بلکہ وہاں سکونت اختیار کرنے کا کوئی ارادہ تک نہ ہو تو اس صورت میں اس آبائی وطن میں اگر پندرہ دن سے کم قیام کا ارادہ ہے تو قصر نماز ادا کرے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دنوں تک ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو پوری نماز پڑھے۔ (بحر الرائق ج ۲ ص ۱۳۶۔ فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۱۹۹۔ فتاویٰ شامی ج ۲ ص

۱۳۲۔ فتاویٰ رحیمیہ ج ۳ ص ۵۳)

سوال — موجودہ دور میں عام طور پر لوگ شہروں میں بطور ملکیت اور

پراپرٹی جائیدادیں خریدتے یا مکان بنا لیتے ہیں اس سے ان کا مقصد آمدنی میں

اضافہ یا ملکیت کا تحفظ ہے اب سوال یہ ہے کہ ایسی جگہ جانے سے جہاں مستقل

طور پر ان کی رہائش نہیں نماز قصر پڑھی جائے یا اتمام کیا جائے؟

جواب — صورت مسئلہ میں جن مقامات پر صرف آمدنی وغیرہ کے لئے پراپرٹی اور جائیداد حاصل کی گئی ہو اور ان مقامات پر رہنا سہنا نہ ہو رہا ہو تو ایسے مقامات پر آنے کے بعد نماز قصر ادا کی جائے گی صرف زمین یا جائیداد خریدنے سے وہ مقام وطن اصلی کے حکم میں نہیں ہوتا ہے۔

سوال — اگر کسی شخص کی سسرال اس کے گھر سے ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت پر ہے تو سسرال پہنچ کر قصر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب — اگر سسرال میں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت ہے تو قصر کرے اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دنوں تک قیام کا ارادہ ہے تو پوری نماز پڑھے۔ (امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۵۷۹: ہیشتی زیور حصہ ۲ ص ۵۰۔ حوالہ ملتی ج ۱ ص ۱۶۳۔ احکام مسافر ص ۱۰۳)

سوال — عورت کے لئے اصلی وطن کون سا ہے عورت کی سسرال یا عورت کامیکہ؟

جواب — عورت اپنے شوہر کے وطن کے تابع ہے۔ لہذا اگر عورت کی رخصتی ہو چکی ہو اور وہ اپنی سسرال یعنی شوہر کے گھر رہنے لگی ہو تو جب یہ اپنے میکے جائے اور اس کامیکہ اس کی سسرال سے ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت پر ہو تو اگر وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہے تو وہ عورت اپنے میکے میں قصر نماز پڑھے۔ اور اگر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دنوں تک ٹھہرنے کی نیت ہے تو پوری نماز پڑھے۔ (ہیشتی زیور حصہ ۲ ص ۵۰۔ حوالہ ملتی ج ۱ ص ۱۶۳۔ امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۵۷۹۔ مسائل

سفر ص ۹۳۔ احکام مسافر ص ۱۰۳)

سوال — اگر کوئی طالب علم دارالاقامہ (ہاسٹل) میں رہ کر تعلیم حاصل کرتا ہو اور وہ دارالاقامہ اس کے وطن سے ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ

مسافت پر واقع ہو اور وہ طالب علم ہر آٹھویں دسویں دن اپنے گھر پر بھی آجاتا ہو تو دارالاقامہ میں رہنے کی حالت میں اس طالب علم کے لئے قصر کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب — یہ طالب علم دارالاقامہ (ہاسٹل) میں اگر مسلسل پندرہ دن یا اس سے زائد ٹھہرنے کی نیت کرے تو یہ مقیم بن جائے گا اور اس کے لئے ضروری ہے کہ پوری نماز ادا کرے۔ اور اگر ایک ساتھ پندرہ دن کے قیام کی نیت نہیں کرتا تو پھر یہ مسافر ہی رہے گا اور قصر نماز ادا کرے۔ اور جب اپنے گھر جائے تو وہاں پوری نماز پڑھے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۲ ص ۳۸۲۔ مسائل سفر ص ۱۱۹)

سوال — شرعی مسافر اگر حالت نماز میں اقامت کی نیت کرے یعنی پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لے تو کیا حکم ہے؟

جواب — اس صورت میں سفر کا حکم ختم ہو جائے گا لہذا اس نماز میں اتمام کرے یعنی پوری نماز پڑھے۔ (احکام مسافر ص ۸۶)

سوال — دعوت و تبلیغ کے عنوان سے جو جماعتیں ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت طے کرنے کی نیت سے سفر کرتی ہیں مگر کسی مخصوص شہر میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ نہیں ہوتا بلکہ علاقائی مرکز کے مشورے کے تابع ہو کر وہ جماعتیں کام کرتی ہیں اور مرکز ان کے لئے مثلاً ہفتہ، عشرہ کا رخ بنا کر انہیں مختلف مقامات پر کام کرنے کی ہدایت جاری کرتا رہتا ہے اس بنا پر بعض جماعتیں ایک ہی شہر میں تین تین چار چار مہینے گزار دیتی ہیں مگر مرکز کے تابع ہونے کی وجہ سے مسلسل پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہیں کرتیں تو اس صورت میں قصر نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب — اس صورت میں یہ لوگ مسافر ہی رہیں گے اور قصر نماز ادا کریں گے۔ ہاں اگر مرکز نے ان کو کسی مقام پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا حکم دے دیا تو پھر یہ مقیم ہو جائیں گے اور پوری نماز پڑھیں گے۔ پھر اس مقام سے اگر آس پاس کے ان علاقوں میں جانا ہو جو اس مقام سے ۷۷ کلو میٹر سے کم دوری پر واقع ہوں تو وہاں بھی وہ مقیم ہی رہیں گے اور پوری نماز ادا کریں گے۔ البتہ اس مقام سے اگر ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ دور کسی جگہ پر جانے کی ہدایت مرکز سے مل جائے تو پھر یہ لوگ اس سفر میں مسافر ہو جائیں گے اور قصر نماز ادا کریں گے اور اگر اس مقام پر پہنچ کر پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا حکم مل جائے تو پھر یہ لوگ مقیم ہو جائیں گے اور پوری نماز پڑھیں گے اور اگر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کا حکم ہے تو یہ لوگ مسافر رہیں گے اور قصر نماز ادا کریں گے۔

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۳ ص ۴۳۹۔ حادیہ باب صلواتہا لسا فرج ص ۱۳۸)

سوال — اگر کوئی شخص ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت طے کر کے کسی مقام پر پہنچا اور وہاں پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کی مگر جس مقصد کے لئے وہاں گیا تھا وہ حاصل نہیں ہوا یہاں تک کہ چودھواں دن آگیا پھر اس نے ایک ہفتہ اور قیام کی نیت کر لی مگر ایک ہفتہ بعد بھی وہ کام پورا نہ ہوا اس نے پھر دس دن قیام کی اور نیت کر لی۔ غرضیکہ پندرہ دن سے کم کی نیت متعدد بار کرتا رہا تو اس صورت میں قصر نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب — ان تمام ایام میں وہ شخص قصر نماز ادا کرے گا خواہ کتنے ہی دن قیام کیوں نہ ہو جائے۔ البتہ اگر ایک ساتھ پندرہ دن قیام کی نیت کر لے تو مقیم بن جائے گا اور پوری نماز ادا کرے گا۔ (حوالہ عمدۃ المفہم ج ۲ ص ۴۱۵)

سوال — اگر کوئی شہر بہت وسیع و عریض ہو یعنی اس کی آبادی بہت بڑے رقبے میں پھیلی ہو اور ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد رقبے میں وہ شہر آباد ہو اور ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچنے میں اگر ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت طے ہو جائے تو کیا قصر نماز ادا کی جائے گی؟

جواب — ہر گز نہیں۔ اس صورت میں پوری نماز ادا کرنا ضروری ہے قصر نماز کے لئے کم از کم ۷۷ کلو میٹر کے ارادے سے چلنا اور اپنی بستی سے باہر نکل جانا شرط ہے اپنی بستی میں رہتے ہوئے چاہے سیکڑوں کلو میٹر کا چکر لگالے اس سے شرعی مسافر نہیں بنے گا لہذا قصر نماز کا حکم بھی نافذ نہیں ہوگا۔ (احکام مسافر ۶۳)

سوال — اگر کوئی شخص ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زیادہ مسافت کا سفر طے

کر کے کسی مقام پر پہنچا اور وہاں اس نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ دنوں تک ٹھہرنے کی نیت کر لی جس کی بنا پر وہ وہاں مقیم بن گیا تو ایسا شخص اس مقام سے اگر ۷۷ کلو میٹر سے کم مسافت کا سفر طے کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب — جب اس نے پندرہ دن قیام کی نیت کر لی تو اب اس مقام پر مقیم ہو گیا اور یہ مقام اس کا وطنِ اقامت بن گیا ہے۔ لہذا اس مقام سے اگر کسی اور جگہ جانا ہے تو ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد کی مسافت پر قصر نماز ادا کرے اور ۷۷ کلو میٹر سے کم مسافت کے سفر میں وہ پوری نماز پڑھے۔ (عمدۃ القاری ج ۲ ص ۲۲۵)

سوال — اگر کوئی مسافر مثلاً عشاء کی نماز اول وقت پر نہیں پڑھ سکا اور سفر کرتا رہا یہاں تک کہ صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے وہ اپنی بستی میں داخل ہو گیا تو اس عشاء میں قصر کا کیا حکم ہے؟

جواب — اس صورت میں وہ عشاء کی یہ نماز پوری ادا کرے گا۔ اس

میں قصر کی اجازت نہیں۔ یہی حال ظہر اور عصر کا ہے کہ ان کو ادا کرنے سے پہلے ان کے اوقات میں ہی اپنی بستی میں داخل ہو گیا تو قصر نہیں کرے گا بلکہ پوری نماز پڑھے گا۔

(احکام مسافر ص ۱۳۳)

سوال — اگر بستی میں داخل ہونے سے پہلے اس وقت کی قصر نماز ادا کر لی پھر جب وہ بستی میں داخل ہوا تو اس نماز کا وقت باقی تھا تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب — اب اس کے ذمے اس نماز کا اعادہ نہیں ہے۔ اس کے لئے وہ نماز کافی ہے جو قصر کر کے سفر میں پڑھی تھی۔

(احکام مسافر ص ۱۳۳)

سوال — حج و عمرہ کیلئے جو حضرات مکہ مکرمہ تشریف لے جاتے ہیں انہیں مکہ مکرمہ میں نیز منی عرفات اور مزدلفہ میں قصر کرنا ہے یا پوری نماز ادا کرنا ہے۔

جواب — حاجی حضرات جب مکہ مکرمہ پہنچ جائیں تو حساب لگائیں کہ ایام حج میں کتنے دن باقی ہیں۔ ایام حج کا پہلا دن ۸ رذی الحجہ ہوتا ہے پس اگر ایام حج میں یعنی ۸ رذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زائد ایام باقی ہیں تو ایسے حضرات مکہ مکرمہ میں مقیم بن جائیں گے۔ پندرہ دن کے شمار میں ۸ رذی الحجہ کا دن شمار نہیں ہوگا بلکہ ۷ رذی الحجہ معتبر ہوگا۔ لہذا ان کے اس قیام کے دوران اگر خدا نخواستہ کوئی نماز جماعت سے فوت ہو جائے تو ان کے ذمے پوری نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔ قصر نہیں کریں گے نیز یہ حضرات منی۔ عرفات اور مزدلفہ میں بھی پوری نماز پڑھیں گے اور اگر مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد ۸ رذی الحجہ تک پندرہ دن سے کم ایام باقی ہیں تو ایسا شخص مکہ مکرمہ میں مسافر رہے گا اگر اس قیام کے دوران خدا نخواستہ کوئی نماز باجماعت سے فوت ہو جائے تو قصر کر کے ادا کریں گے اور منی۔ عرفات اور مزدلفہ

میں بھی یہ حضرات مسافر رہیں گے اور وہاں قصر کریں گے۔ (احکام مسافر میں ۹۱)

سوال

اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ اس وقت پہنچا جب کہ ایام حج میں پندرہ دن یا اس سے زائد ایام باقی تھے مگر پندرہ دن سے پہلے پہلے مدینہ منورہ کی حاضری کا بھی پروگرام ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب

اس صورت میں یہ مکہ مکرمہ میں مقیم نہیں ہوگا بلکہ مسافر رہے گا لہذا اس دوران یہ قصر کرے گا اور مدینہ منورہ کا سفر چونکہ عمومی طور پر آٹھ روز کا ہوتا ہے اس لئے یہ شخص مدینہ میں بھی مسافر ہی رہے گا نیز مدینہ منورہ کی آمد و رفت میں بھی یہ مسافر رہے گا۔ مدینہ منورہ سے واپسی پر پھر یہ دیکھا جائے گا کہ ایام حج میں کتنے دن باقی ہیں۔ پس اگر مدینہ سے واپسی کے بعد ایام حج میں پندرہ دن یا اس سے زائد ایام باقی ہیں تو یہ شخص مکہ مکرمہ میں مقیم بن جائے گا لہذا پوری نماز ادا کرے گا نیز منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں بھی پوری نماز ادا کریگا اور اگر مدینہ منورہ سے واپسی کے بعد ایام حج میں پندرہ دن سے کم باقی ہیں تو اس صورت میں یہ شخص مکہ مکرمہ میں مسافر رہے گا اور قصر کرے گا نیز منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں بھی شخص قصر کرے گا۔ (آپ کے مسائل اور انکالاج ۳ ص ۱۲۱)

سوال

اگر کوئی شخص ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت کا سفر طے کر کے کسی مقام پر پہنچا اور اس نے دو الگ الگ مستقل مقامات پر پندرہ دن قیام کا ارادہ کر لیا۔ مثلاً لکھنؤ سے چل کر ایک شخص دہلی آیا اور اس نے دس دن دہلی میں اور پانچ دن غازی آباد میں قیام کا ارادہ کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب

اس صورت میں یہ شخص دونوں مقامات پر مسافر ہی رہے گا دہلی میں بھی قصر کرے گا اور غازی آباد میں بھی۔ کیونکہ اس نے اگرچہ پندرہ

دنوں کے قیام کی نیت کی ہے مگر مسلسل ایک مقام پر پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں ہے بلکہ دس دن دہلی میں اور پانچ دن غازی آباد میں اس وجہ سے یہ دونوں مقامات پر مسافر ہی رہے گا۔ اسی طرح مکہ مکرمہ اور منیٰ۔ عرفات اور مزدلفہ مستقل الگ الگ مقامات ہیں تو اگر کوئی شخص چودہ دن مکہ مکرمہ میں اور پانچ دن منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کی نیت کرے تو یہ مسافر ہی رہے گا اور اس دوران قصر نماز ادا کرے گا۔ (احکام مسافر ص ۷۹)

سوال — سفر کی چھوٹی ہوئی نمازیں اپنے وطن میں آکر کسی طرح ادا کریں۔ پوری نماز یا قصر نماز؟

جواب — سفر کی چھوٹی ہوئی نمازیں قصر کر کے پڑھیں۔ (احکام مسافر ص ۱۶۶)

سوال — وطن کی چھوٹی ہوئی نمازیں سفر میں کس طرح پڑھیں۔ پوری نماز یا قصر نماز؟

جواب — وطن کی چھوٹی ہوئی نمازیں سفر میں پوری پڑھیں۔

(احکام مسافر ص ۱۶۷)

سوال — جو شخص ریل یا ہوائی جہاز یا بس یا ٹرک ڈرائیور ہو یا گارڈ ہوں یا کنڈیکٹر ہوں اور ہمیشہ سفر میں رہتے ہوں ان کے لئے قصر کیا حکم ہے۔

جواب — ایسے لوگ اگر ۷۷ کلو میٹر یا اس سے زائد کا سفر کریں تو جب تک اپنے وطن واپس نہ آجائیں اور کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کی ہو تو قصر پڑھتے رہیں۔ (مسائل سفر ص ۷۸ فتاویٰ محمودیہ جلد ۳ صفحہ ۷۳)

سوال — کیا بس، ٹرین یا ہوائی جہاز میں نماز ادا کر سکتے ہیں؟

جواب — کیوں نہیں! ضرور ادا کیجئے۔ بس نماز کی شرائط اور اس کے

فرائض کا خیال رکھئے۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۲ ص ۳۸۶)

سوال — بعض مرتبہ بسوں اور ٹرینوں میں اتنی بھیڑ ہو جاتی ہے کہ تل

رکھنے کی جگہ نہیں ہوتی۔ ایسی حالت میں کس طرح نماز ادا کریں۔ قیام، رکوع، سجود،
تعدہ غرضیکہ ارکان نماز کما حقہ ادا کرنا ممکن ہو جاتا ہے تو اس حالت میں کیا کریں؟

جواب — ایسی حالت میں بہتر ہے کہ جیسے ممکن ہو سکے ویسے نماز ادا کریں

مگر بس اسٹینڈ یا اسٹیشن یا اپنے مقام پر آکر اس نماز کا اعادہ ضرور کر لیں۔

(احکام مسافر ص ۱۲۹)

سوال — بعض مسافر بسوں یا ٹرینوں یا جہاز کی سیٹوں پر بیٹھے بیٹھے ہی

نماز ادا کر لیتے ہیں رخ چاہے جدھر ہو۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب — نماز میں قبلہ رخ ہونا شرط ہے اور قیام بشرط قدرت فرض

ہے۔ اور فرض و شرط کے فوت ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہو سکتی۔ اس لئے

بسوں ٹرینوں اور جہازوں میں قبلہ کے رخ کا ضرور خیال رکھیں۔ البتہ اگر کوئی

معذور ہو جو قیام پر قدرت نہ رکھتا ہو تو اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت

ہے۔ مثلاً چلتی گاڑی پر اگر وہ قیام کرے تو چکر آنے لگیں گے یا گر پڑے گا تو اس

عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ (احکام مسافر ص ۱۷۱-۱۷۵)

سوال — گاڑی میں قبلہ رخ کا خیال رکھتے ہوئے نماز کی نیت باندھی

مگر حالت نماز ہی میں گاڑی کا رخ بدل گیا تو کیا کریں؟

جواب — قبلہ کی جانب حالت نماز ہی میں گھوم جائیں۔ (احکام مسافر ص ۱۳۰)

سوال — کیا سفر میں نوافل مثلاً اشراق، چاشت، تہجد اور ادا بین وغیرہ پڑھ

سکتے ہیں؟

جواب — کیوں نہیں۔ اگر فرصت میسر ہو تو نوافل پڑھ سکتے ہیں۔

(الفقہ الاسلامی ج ۲ ص ۳۳۹)

سوال — کیا سفر میں سنن مؤکدہ بھی پڑھیں؟

جواب — کیوں نہیں۔ ضرور پڑھئے۔ ہاں اگر کوئی عذر ہو تو ترک کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ البتہ فجر کی سنتوں کا خاص طور پر اہتمام رکھیں۔

(لفقہ الاسلامی ج ۲ ص ۳۳۹)

سوال — اگر کوئی شخص اپنے سفر کے دوران قصر کی بجائے اتمام کرتا رہا

یعنی چار رکعت والی نمازوں میں قصر نہیں کیا بلکہ انہیں پوری پڑھتا رہا تو کیا حکم ہے؟

جواب — سفر کی ان تمام قصر والی نمازوں کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

(لفقہ الاسلامی ج ۲ ص ۳۱۷)

سوال — اگر کسی مسافر نے چار رکعت والی نماز میں بھولے سے اتمام کر لیا

یعنی چار رکعت پڑھ لے اور نماز ہی میں اسے اپنی غلطی کا علم ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب — اگر مسافر غلطی سے دو رکعت کے بعد تیسری رکعت کے

لئے کھڑا ہو گیا تو اگر اس تیسری رکعت کے رکوع تک اپنی غلطی یاد آ جائے تو بیٹھ

جائے اور سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کر لے۔ اور اگر تیسری رکعت کا سجدہ بھی

کر چکا ہو تو حکم یہ ہے کہ اس میں ایک رکعت اور ملا کر چار رکعتیں پوری کرے اور

اخیر میں سجدہ سہو کر لے۔ نماز مکمل ہو جائے گی۔ پہلی دو رکعتیں فرض ہو جائیں

گی اور اخیر کی دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ (فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ص ۱۶۱)

سوال — اگر کسی مسافر نے چار رکعت والی نماز میں قصر نہیں کیا اور

چاروں رکعتیں پڑھ لیں۔ اور ان چار رکعتوں کی نماز میں اس نے غلطی سے قعدہ اولیٰ

بھی نہ کیا یعنی پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھ کر اس نے التحیات نہیں پڑھا تو کیا حکم ہے؟

جواب — یہ نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ سجدہ سہو سے بھی نماز ادا

نہیں ہو سکتی۔

(حکام مسافر ص ۱۳۵)

سوال — اگر مسافر امام قصر نماز پڑھا رہا ہو تو مقیم مقتدی کے لئے کیا کیا افضل ہے۔ آیا وہ اپنی انفرادی نماز ادا کرے یا امام کی جماعت میں شریک ہو جائے۔ نیز مسافر امام کی اقتدار میں جماعت کی فضیلت حاصل ہوگی یا نہیں؟

جواب — اس صورت میں مقیم مقتدی کو چاہئے کہ مسافر امام کی اقتدار میں نماز ادا کرے اور اسے جماعت کی فضیلت بھی حاصل ہوگی۔

(آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۲ ص ۳۸۵)

سوال — مسافر اگر مقیم امام کی اقتداء میں نماز ادا کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب — مسافر جب مقیم امام کی اقتداء میں نماز پڑھے تو پوری نماز پڑھنا ضروری ہے۔ قصر جائز نہیں۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل ج ۲ ص ۳۸۶)

سوال — مسافر اگر امامت کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب — مسافر اگر امامت کرے تو دو رکعت پوری کرنے کے بعد اعلان کر دے کہ میں مسافر ہوں مقیم حضرات اپنی بقیہ نماز پوری کر لیں۔

(حکام مسافر ص ۱۳۹۔ کبریٰ ص ۵۳۳)

سوال — مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مقیم مقتدی اپنی نماز کس طرح پوری کرے؟

جواب — اگر مقیم مقتدی، مسافر امام کے ساتھ پہلی رکعت میں شریک ہو گیا تو وہ مقتدی صرف لاحق ہے۔ جس کا حکم یہ ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد یہ کھڑا ہو جائے اور بغیر قرأت کے اپنی دو رکعتیں پوری کرے اور ان دو رکعتوں کی ادائیگی کے دوران اگر کوئی واجب سہواً چھوٹ جائے تو سجدہ

سہو بھی نہ کرے۔ (احکام مسافر ص ۱۵۰۔ عالمگیری ص ۱۳۳)

سوال — اگر مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی کو صرف ایک رکعت ملی ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب — اگر مقیم مقتدی کو مسافر امام کے پیچھے صرف ایک رکعت ملی ہو تو وہ صرف مسبوق ہے جس کا حکم یہ ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ کھڑا ہو جائے اور اپنی پہلی رکعت میں ثناء، تعوذ و تسمیہ، سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ کوئی سورہ پڑھے اور ایک رکعت مکمل کرنے کے بعد قعدہ کرے اور قعدہ اولیٰ مکمل کرنے کے بعد کھڑا ہو جائے پھر اخیر کی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے۔ اور دو رکعتیں مکمل کر کے قعدہ اخیرہ کرے اور سلام پھیر دے۔

(احکام مسافر ص ۱۵۰۔ کبیری ص ۵۲۳۔ امداد الفتاویٰ جدیدہ جلد اول صفحہ ۵۱۶ کی آخر سے ۵۱۷ تک اس میں ثابت ہے اور یہ فتاویٰ اصح ہے۔ کنایۃ المفتی ج ۲ ص ۳۸۷۔ فتاویٰ دارالعلوم جدیدہ

ج ۳ ص ۳۸۹۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۹۳)

سوال — اگر مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی کو کوئی رکعت نہ مل سکی بس اس نے مسافر امام کے ساتھ قعدہ اخیرہ میں شرکت کی تو کیا حکم ہے؟

جواب — اس صورت میں بھی وہ مقیم مقتدی صرف مسبوق ہی ہے جس کا حکم یہ ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ کھڑا ہو جائے اور اپنی پہلی دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورہ بھی ملائے اور قعدہ اولیٰ سے فارغ ہو کر اخیر کی دو رکعتوں میں صرف سورہ فاتحہ پڑھے۔

نوٹ: — مسافر امام کے پیچھے مقیم مقتدی کی جب ایک رکعت نکل جائے یا وہ قعدہ اخیرہ میں شریک ہو اس کے متعلق جو مسائل درج کئے گئے ہیں وہی

اصح اور مفتی بہ قول بذل الحمد حضرت مولانا خلیل احمد صاحب امیٹھوی علیہ الرحمہ نے اسے نہایت مدلل انداز میں ثابت فرمایا ہے۔ حضرت مولانا سعید احمد پالنپوری دامت برکاتہم نے بھی اسے اصح قرار دیا ہے اور امداد الفتاویٰ جلد اول ص ۵۱ پر حاشیہ میں مولانا پالنپوری دامت برکاتہم نے اسی کو عمل و فتویٰ کیلئے متعین قرار دیا ہے۔ جب کہ بعض علماء کے نزدیک نماز پوری کرنے کی ترکیب اس طرح ہے کہ جب مقیم مقتدی کو مسافر امام کے پیچھے صرف ایک رکعت یا قعدہ اخیرہ ملا ہو تو وہ مقتدی مسبوق بھی اور لاحق بھی ہے جس کا حکم یہ ہے کہ اگر صرف ایک رکعت ملی ہو تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلے دو رکعت بغیر قرأت کے لاحق کی طرح پڑھے درمیان میں قعدہ کرے پھر اخیر کی ایک رکعت کے ساتھ مسبوق کی طرح پڑھے۔ اور اگر قعدہ اخیرہ میں شریک ہو اہو تو پہلے دو رکعت بغیر قرأت کے پڑھے اور پھر دو رکعت قرأت کے ساتھ پڑھے۔

(فتاویٰ کبیری ج ۱ ص ۵۳۳۔ امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۵۱۷)

سوال — اگر کسی مسافر مقتدی نے مقیم امام کے پیچھے ظہر، عصر یا عشاء کی نماز میں اقتداء کی اور صحیح مسئلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے مسافر مقتدی نے دو رکعت پر قصر کی نیت سے سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

جواب — امام جب مقیم ہو اور مقتدی مسافر ہو تو اسے امام کے ساتھ پوری نماز پڑھنا ضروری ہے اور اگر اس نے دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو اس کی یہ نماز باطل ہو گئی اب اس کو چاہئے کہ دوبارہ قصر نماز پڑھے۔

(فتاویٰ رحیمیہ ج ۱ ص ۲۳۵۔ فتاویٰ شامی ج ۱ ص ۳۲۹۔ احکام مسافر ص ۱۳۲)

سوال — اگر مسافر امام نے قصر کی بجائے چار رکعت نماز پڑھا دی

اور اس کے پیچھے کچھ مقیم مقتدی ہیں اور کچھ مسافر مقتدی ہیں تو کیا حکم ہے؟

جواب — اگر مسافر امام نے دو رکعت کے بعد قعدہ کر لیا تھا اور

بھولے سے اخیر کی دو رکعت اور پڑھادیں تو اگر اس نے قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کر لیا ہو تو اس صورت میں امام کی نماز ادا ہو گئی اور اس کے پیچھے ان مقتدیوں کی نماز بھی ادا ہو جائے گی جو مسافر تھے ان سب کی پہلی دور کعتیں فرض اور اخیر کی دور کعتیں نفل ہو جائیں گی مگر اس امام کے پیچھے جو مقیم مقتدی تھے ان کی نماز نہیں ہوگی انہیں چاہئے کہ از سر نو اپنی نماز پوری کریں۔ اور اگر اس امام نے اس صورت میں دو رکعت کے بعد قعدہ نہ کیا ہو تو پھر کسی کی نماز نہیں ہوگی۔ نہ امام کی نہ مسافر مقتدیوں کی اور نہ مقیم مقتدیوں کی۔ (احکام مسافر ص ۱۵۲۔ در مختار ج ۱ ص ۴۴۳)

سوال — اگر کسی مسافر امام نے جان بوجھ کر قصر نماز کی بجائے پوری نماز پڑھادی تو کیا حکم ہے؟

جواب — اگر مسافر امام نے قصد قصر کی بجائے پوری نماز پڑھادی تو اس نماز کا اعادہ واجب ہے اور ایسا امام گنہگار ہوگا۔ اس کے ذمے توبہ و استغفار لازم ہے۔

(فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ص ۱۶۱)

سوال — خانہ بدوش لوگ جو ہمیشہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں کبھی کسی گاؤں میں کبھی کسی گاؤں میں عارضی قیام گاہ بنا کر رہتے ہیں مستقل ان کا کوئی ٹھکانا نہیں رہتا ایسے لوگوں کے لئے قصر کا کیا حکم ہے۔

جواب — ایسے خانہ بدوش لوگوں کے لئے یہ حکم ہے کہ یہ لوگ چونکہ مسافت سفر کی مقدار کے برابر سفر نہیں کرتے بلکہ چھوٹی چھوٹی مسافت کا سفر کرتے ہیں مثلاً ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں منتقل ہو جاتے ہیں پھر وہاں

ٹھہرتے ہیں پھر قریبی گاؤں چلے جاتے ہیں اسلئے یہ لوگ نماز پوری پڑھیں گے۔
قصر جائز نہیں ہو گا ہاں اگر یہ لوگ بھی مسافت سفر کی مقدار یا اس سے زائد مقام
تک جانے کا ارادہ کر کے سفر کریں تو پھر ان پر قصر کے احکام لازمی ہونگے۔

(مسائل سفر ص ۴۷)

سوال — اگر کوئی شخص کسی غلط کام کے لئے سفر کر رہا ہے تو اس
کے لئے قصر کا حکم ہے یا نہیں؟

جواب — اگر وہ شخص مسافت سفر کے برابر سفر کر رہا ہے تو اس پر بھی قصر
کے احکام نافذ ہونگے چاہے کسی بھی نیت سے سفر کرے یا کسی بھی کام کیلئے سفر کرے۔

(مسائل سفر ص ۲۴)

سوال — ریل گاڑی میں جو پانی ہوتا ہے اگر اس کے علاوہ کوئی دوسرا
پانی نہ مل سکے تو اس پانی سے وضو کرنا کیسا ہے؟

جواب — وہ پانی پاک ہے اس سے وضو وغیرہ کرنا جائز ہے اس سے
وضو کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

سوال — اگر سفر میں قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو تو کیا نماز چھوڑ دیں یا
تحری کر کے نماز پڑھیں؟

جواب — اگر قبلہ کی سمت معلوم نہ ہو تو نماز چھوڑنا جائز نہیں بلکہ یہ
ضروری ہے کہ خوب سوچ اور غور و فکر کرے مختلف سمتوں کو دیکھ کر یہ اندازہ لگائے
کہ قبلہ کدھر ہو سکتا ہے پھر جس طرف قبلہ ہونے کا یقین یا غالب گمان ہو جائے
اس طرف منہ کر کے نماز پڑھ لے۔ (مسائل سفر ص ۸۳۔ امداد الفتاویٰ ج ۱ ص ۵۸۰)

سوال — اگر سفر کرتے کرتے جمعہ کا دن آجائے اور جمعہ کی نماز کا

وقت ہو جائے اور اتنے لوگ ساتھ ہوں کہ جماعت بن جاتی ہو تو ایسے لوگ جمعہ کی نماز پڑھیں گے یا ظہر کی؟

جواب — دوران سفر اگر جمعہ کا وقت آجائے تو جمعہ کی نماز نہ پڑھیں بلکہ ظہر کی نماز جماعت سے پڑھ لیں البتہ اگر اس جگہ پر جہاں یہ لوگ جمعہ کے وقت پہنچے ہیں کسی مسجد میں جمعہ مل جائے اور جمعہ کی نماز ہو رہی ہو تو ان لوگوں پر جمعہ پڑھنا ضروری ہوگا۔ ظہر نہیں پڑھ سکتے اور اگر جمعہ ہو چکا ہے بعد میں یہ لوگ پہنچے ہیں تو پھر ظہر کی نماز تہا تہا پڑھیں۔ (احکام مسافر ص ۱۶۵)

مرتب

مفسر قرآن حضرت مولانا انیس احمد آزاد قاسمی بلگرامی

صدر کل ہند ترویج تعلیم کونسل



سفر سے متعلق چند مخصوص دُعائیں

مسافر کو رخصت کرتے وقت یہ دُعاء پڑھیں

أَسْتَوِدِعُ اللَّهَ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَائِمَ
عَمَلِكَ۔

ترجمہ: میں تمہارے دین کو اور تمہاری امانت کو اور تمہارے عمل کے خاتموں کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

مسافر رخصت کے وقت اپنے متعلقین کو یہ دُعاء دے

أَسْتَوِدِعُكَ اللَّهُ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ۔

ترجمہ: میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی امانتیں ضائع نہیں ہوتیں۔

اگر کوئی مسافر آپ سے نصیحت کا طلبگار ہو تو اسے دیگر نصیحتوں کے ساتھ ایک نصیحت یہ بھی فرمادیں۔

عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْبِيرِ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ۔

ترجمہ: تم اپنے اوپر اللہ کے تقویٰ کو لازم کر لو اور ہر بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کی پابندی رکھو۔

جب مسافر رخصت ہو کر چلا جائے تو متعلقین کو چاہئے کہ اس کے حق میں یہ دعاء کریں۔

اللَّهُمَّ اطْوِلْهُ الْبُعْدَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ۔

ترجمہ: اے اللہ اس کو مسافت طے کرا دے اور اس کیلئے سفر کو آسان فرما دے۔

مسافر کو چاہئے کہ سواری میں سوار ہوتے وقت بسم اللہ پڑھے۔ پھر الحمد للہ کہے

پھر جب سواری چل دے تو یہ دُعاء پڑھے

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ
وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ۔

ترجمہ: پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم تو اسے اپنے قابو میں نہیں لاسکتے تھے۔ اور ہم تو اپنے رب کے پاس ہی لوٹ جائیں گے۔

دورانِ سفر یہ دعاء پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعَثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ
وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكُورِ وَدَعْوَةِ الْمَطْلُومِ وَسُوءِ الْمُنْظَرِ فِي
الْمَالِ وَالْأَهْلِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں سفر کی سختیوں سے پناہ مانگتا ہوں اور سفر سے واپسی کی اذیت سے۔ اور ترقی کے بعد تنزلی سے۔ اور مظلوم کی بددعاء سے اور (واپسی پر) اہل و عیال میں کسی تکلیف دہ منظر سے۔

آپ جس شہر میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو اس شہر کو دیکھتے ہی یہ دعاء پڑھیں

اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَا أُظْلِنَ
وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ السَّبْعِ وَمَا أَقْلُنَ وَ
رَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضْلُنَ وَرَبَّ
الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنِ فَإِنَّا نَسْأَلُكَ خَيْرَ
هَذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ أَهْلِهَا - وَنَعُوذُ
بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ أَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا -

ترجمہ: اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور اس تمام مخلوق کے پروردگار جس پر یہ سایہ لگن ہیں۔ اور ساتوں زمینوں کے اور اس تمام مخلوق کے پروردگار جس کو یہ اٹھائے ہوئے ہیں اور تمام شیطانوں کے اور اس تمام مخلوق کے پروردگار جن کو انہوں نے گمراہ کیا ہے۔ اور تمام ہواؤں اور ان چیزوں کے پروردگار جن کو ہواؤں نے پرانگندہ کر دیا ہے پس ہم تجھ سے ہی اس بستی کی اور اس بستی والوں کی خیر و برکت کے طلبگار ہیں اور تجھ سے ہی اس بستی کے اور بستی والوں کے اور جو کچھ بھی اس بستی میں ہے اس کے شر سے پناہ مانگتے ہیں۔

جب اس بستی میں داخل ہونے لگے تو یہ دعاء پڑھیں
 اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهَا۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اس بستی میں برکت عطاء فرما۔

اور یہ دعاء مانگیں: اللَّهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَحَبِيبَنَا إِلَى
 أَهْلِهَا وَحَبِيبَ صَالِحِي أَهْلِهَا إِلَيْنَا۔

ترجمہ: اے اللہ! تو ہمیں اس بستی کے ثمرات عطاء فرما۔ اور اس بستی والوں کے
 دلوں میں ہماری محبت ڈال دے اور اس کے نیک باشندوں کی محبت مجھے عطاء
 فرمادے۔

جس جگہ قیام ہو وہاں یہ دعاء پڑھیں۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

ترجمہ: میں اللہ کے کلمات تامہ کی پناہ لیتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے
 پیدا کی۔

جب سفر سے واپس ہوں تو یہ دعاء پڑھیں

أَعْبُدُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِسَبِّحْنَا حَامِدُونَ۔

ترجمہ: (اب ہم سفر سے) لوٹ آئے ہیں (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتے ہیں۔
 (ہر حال میں اللہ کی) عبادت کرتے ہیں۔ اپنے پروردگار کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔